Fikr-o-Nasar (Islamabad) 35:1 (1997)

سنن ابو داؤد کی شروح اور حواشی

سہیل حسن☆

صحاح ستہ میں سنن ابوداؤد ایک نمایاں حیثیت رکھتی ہے' اور اکثر اہل علم کی رائے میں صحیحین کے بعد سنن ابو داؤد ہی کا درجہ آتا ہے۔ جیسا کہ حافظ ابن حجر اپنے دیوان میں فرماتے ہیں۔

مثل البخاری ثم مسلم الذی　　　یتلوه فی العلیا ابو داؤدا

فاق التصانیف الکبار بجمعه　　　الاحکام فیها یبذل المجهودا(۱)

ترجمہ۔ بخاری پھر مسلم کے بعد' بلندی میں ابوداؤد کا درجہ ہے' جو اس میں احکام کی احادیث کو جمع کرنے کی وجہ سے تمام بڑی تصانیف پر بازی لے گئے۔

اس کے علاوہ جو سنن ابوداؤد کی خصوصیات اسے دوسری کتب حدیث سے ممتاز کرتی ہیں ان میں مندرجہ ذیل وجوہات قابل ذکر ہیں۔

۱۔ امام ابو داؤد کبھی ایک ہی سند میں مختلف اسانید کو بیان کر دیتے ہیں اسی طرح کبھی ایک متن میں مختلف متون کو اکٹھا کر دیتے ہیں' پھر ان میں سے ہر حدیث کے الفاظ کو علیحدہ علیحدہ بیان فرماتے ہیں تاکہ الفاظ کا اختلاف ظاہر ہو جائے۔

۲۔ امام ابوداؤد کا یہ بھی طریقہ ہے کہ وہ طویل حدیث کو کبھی مختصر بیان کرتے ہیں کیونکہ اگر پوری حدیث ذکر کر دی جائے تو بعض سننے والے اس کی فقاہت کو سمجھ نہ سکیں گے۔

۳۔ ان کا یہ بھی ارشاد ہے کہ جب وہ دو یا تین حدیثیں ایک باب میں ذکر کرتے ہیں تو ان کا مقصد کسی خاص نقطہ نظر کو بیان کرنا ہوتا ہے' جو پہلی روایت میں موجود نہیں یا کسی خاص حیثیت سے مزید کلام کی ضرورت ہوتی ہے تو متعدد احادیث کو

☆ اسسٹنٹ پروفیسر' صدر شعبہ علوم قرآن و حدیث' ادارہ تحقیقات اسلامی' اسلام آباد

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad.　http://iri.iiu.edu.pk/

باب کے تحت لاتے ہیں' ورنہ اختصار ہی سے کام لیتے ہیں۔

۴۔ اسی طرح ایک باب کے تحت مختلف روایات جمع کر دیتے ہیں تاکہ ایک مسئلہ میں مختلف اقوال کے دلائل معلوم ہو جائیں۔

۵۔ ان کی احادیث کی روایت میں تکرار بھی پائی جاتی ہے' جس کی بدیہی وجہ احادیث میں ایک سے زیادہ احکام اور معانی کا ہونا ہے' لیکن امام ابوداؤد کے ہاں تکرار کی کثرت امام بخاری کی طرح نہیں ہے اور نہ ہی وہ احادیث کو ٹکڑوں میں تقسیم کر کے روایت کرتے ہیں(۲)

انہی اہم خصوصیات کی وجہ سے مختلف زمانوں میں اہل علم سنن ابوداؤد کی خدمت میں مشغول رہے' کسی نے شرح کی' کسی نے اس کو مختصر کرنے کا بیڑا اٹھایا اور کسی نے اس کے راویوں کو اپنا موضوع تحقیق بنایا' اور آج تک یہ سلسلہ جاری ہے۔

الف۔ شروح

۱۔ سنن کی قدیم ترین شرح امام خطابی کی ہے' ان کا پورا نام ابوسلیمان حمد بن محمد بن خطاب البستی (م ۳۳۸ھ) تھا' اور یہ شرح معالم السنن کے نام سے مشہور ہے' اور طبع ہو چکی ہے' حافظ شہاب الدین احمد بن محمد بن ابراہیم المقدسی (م ۷۶۵ھ) نے معالم السنن کا اختصار کیا ہے۔ (عجالة العالم من كتاب المعالم)(۳)

۲۔ امام نووی (م ۶۷۶ھ) کی شرح جو تکمیل نہیں کر سکے(۴)۔

۳۔ الحافظ مسعود بن احمد ابن مسعود الحارثی البغدادی (م ۷۱۱ھ) کی شرح' حافظ ابن رجب کہتے ہیں۔ انہوں نے سنن کے کچھ حصے کی شرح کی ہے(۵)۔

۴۔ قطب الدین ابوبکر احمد بن دعین الیمانی (م ۷۵۲ھ) کی نامکمل شرح چار مجلدات میں ہے(۶)۔

۵۔ حافظ مغلطای بن قلیج الحنفی (م ۷۶۲ھ) کی نامکمل شرح(۷)۔

۶۔ حافظ احمد بن محمد بن ابراہیم المقدسی (م ۷۶۵ھ) کی شرح مسمی (انتحاء السنن واقتفاء السنن)(۸) شرح قلمی شکل میں موجود ہے' اور بظاہر انہوں نے ہی معالم السنن کا اختصار بھی کیا ہے۔

۷۔ حافظ عمر بن علی المعروف بابن الملقن (م ۸۰۴) نے سنن کے زوائد کی شرح کی

ہے۔ یہ شرح دو جلدوں پر مشتمل ہے(۹)۔

۸۔ حافظ عمر بن رسلان بن نصر البلقینی (م ۸۰۵) کی شرح(۱۰)۔

۹۔ حافظ ولی الدین بن ابی زرعہ العراقی (م ۸۲۶) کی شرح جسے وہ مکمل کر سکے اور نہ ہی اس کی تہذیب کر سکے(۱۱)۔

۱۰۔ محدث احمد بن حسین بن رسلان الشافعی الرملی (م ۸۴۴) نے سنن کی مفصل شرح کی ہے(۱۲) جو کہ چار ضخیم مجلدات پر مشتمل ہے' اور اس میں انہوں نے قدیم مولفین سے بھرپور استفادہ کیا ہے' الحمدللہ راقم الحروف کو ڈاکٹریٹ کی ڈگری کے حصول کے لئے اس شرح کے کچھ حصے کی تحقیق کرنے کا شرف حاصل ہوا ہے(۱۳)۔

۱۱۔ حافظ محمود بن العینی (م ۸۵۵ھ) نے سنن کے کچھ حصے کی شرح کی (۱۴)۔

۱۲۔ حافظ جلال الدین السیوطی (م ۹۱۱ ھ) نے مرقاۃ الصعود کے نام سے شرح لکھی ہے' اور علی بن سلیمان الدمنتی (م ۱۳۰۶) نے درجات مرقاۃ الصعود کے نام سے اس کا اختصار کیا ہے۔ یہ شرح مطبوعہ موجود ہے (۱۵)۔

۱۳۔ علامہ ابوالحسن محمد بن عبدالھادی السندی (م ۱۱۳۸) نے فتح الودود کے نام سے شرح لکھی ہے(۱۶)۔

۱۴۔ شہاب الدین ہارون بن بہاء الدین الرجانی (م ۱۳۰۶ھ) نے عون الودود کے نام سے شرح لکھی ہے(۱۷)۔

۱۵۔ علامہ ابو الطیب شمس الحق بن امیر علی عظیم آبادی (م ۱۳۱۳) نے ایک مفصل شرح غایۃ المقصود کے نام سے لکھی ہے' لیکن اس کا صرف ایک جزء ان کی زندگی میں شائع ہو سکا اور باقی نامکمل مخطوطہ خدابخش لائبریری پٹنہ میں محفوظ ہے' اور یہ نامکمل حصہ کتاب الصلاۃ کے آغاز تک ہے(۱۸)۔

۱۶۔ مولانا شمس الحق عظیم آبادی کی دوسری مختصر شرح عون المعبود کے نام سے متداول ہے' یہ شرح چار ضخیم جلدوں میں ۱۳۲۲ میں دہلی سے شائع ہوئی تھی اور اس کتاب کے بارے میں مشہور تو یہی ہے کہ وہ مولانا شمس الحق کی تصنیف ہے۔ لیکن پہلی جلد پر ان کے بھائی مولانا شرف الحق عظیم آبادی کا نام تحریر ہے اور حقیقت میں یہ مولانا شمس الحق ہی کی تصنیف ہے' اور اس کی شرح میں انہوں نے جہاں دیگر اہل علم سے

استفادہ کیا وہاں اپنے بھائی مولانا شرف الحق سے بھی بھرپور فائدہ اٹھایا(۱۹)۔ اس شرح میں مصنف نے جہاں رجال اور مفردات پر سیر حاصل گفتگو کی ہے وہاں سنن ابوداؤد کے تمام نسخوں کو سامنے رکھتے ہوئے سنن کا صحیح ترین نسخہ امت اسلامیہ کے لئے پیش کر دیا ہے(۲۰)۔

۱۷۔ مولانا خلیل احمد سہارنپوری (م ۱۳۴۶ ھ) نے (بذل المجہود) کے نام سے ایک مبسوط شرح لکھی ہے، جس میں متقدمین علماء کے اقوال، فقہی اختلافات اور مفردات پر مفصل بحث کی ہے(۲۱)۔ ہندوستان اور بیروت سے اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

۱۸۔ شیخ محمود بن محمد خطاب السبکی (م ۱۳۵۲ ھ) کی شرح مسمی المنہل العذب المورود، جسے وہ مکمل نہ کر سکے۔ ان کے بعد ان کے صاحبزادے امین السبکی بنام فتح الملک المعبود تکلمة المنہل العذب المورود نے اس کی تکمیل کرنے کی کوشش کی لیکن وہ بھی مکمل نہ کر سکے۔ یہ بھی مفصل شرح ہے جس میں مصنف نے رجال حدیث، شرح مفردات، فقہی احکام، تخریج اور تحقیق پر خوب محنت کی ہے(۲۲)۔

۱۹۔ شیخ محمد نورالدین ہزاروی (م ۱۳۲۶) نے عون الودود کے نام سے شرح تحریر کی ہے جو کہ لکھنؤ سے ۱۳۱۸ھ میں سنن کے ساتھ شائع ہوئی(۲۳)۔

۲۰۔ شیخ محمد یاسین فادانی (م ۱۴۱۰) نے بیس جلدوں میں الدرالمنضود شرح سنن ابی داؤد(۲۴) کے نام سے شرح تحریر کی ہے (غیر مطبوعہ)۔

ب۔ حواشی و تعلیقات

۱۔ حافظ زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م ۶۵۶) نے العد المورود کے نام سے سنن کے حواشی تحریر کئے ہیں(۲۵)۔

۲۔ حافظ ابراہیم بن محمد ابو الوفاء الطرابلسی المعروف بسبط ابن العجمی (م ۸۴۱) کے حواشی(۲۶)۔

۳۔ قاضی محمد بن عمارالقاہری المالکی (م ۸۴۴) نے مختصر سنن ابی داؤد پر تعلیقات تحریر کی ہیں۔ جس کا نام (المواہب والمنن فی التعریف والاعلام بفوائد السنن) ہے(۲۷)۔

۴۔ مولانا محمد بارک اللہ لکھنوی (م ۱۳۱۱) کی تعلیقات(۲۸)۔

۵۔ مولانا فخرالحسن ا لگنگوہی (م ۱۳۱۵) کی تعلیقات جو التعلیق المحمود کے نام سے

معروف ہیں(۲۹)۔

۶۔ شیوخ ثلاثہ مولانا محمود الحسن دیوبندی (م ۱۳۳۹)، مولانا محمد انور شاہ کشمیری (م۱۳۵۲) اور مولانا شبیر احمد عثمانی (م۱۳۶۹) کے املی اور تعلیقات مع تعلیقات مولانا خلیل احمد سہارنپوری ایک کتاب میں انوار المحمود کے نام سے جمع کر دیئے گئے ہیں(۳۰)۔

۷۔ قاضی حسن بن محسن الیمانی (م ۱۳۴۱) نے تعلیقات لکھنی شروع کی تھیں لیکن مکمل نہ کر سکے(۳۱)۔

۸۔ مولانا عبدالحی الحسنی (م ۱۳۴۱) کی نامکمل تعلیقات(۳۲)

۹۔ مولانا محمد حیات سنبھلی (م ۱۴۰۹) کی تعلیقات(۳۳)۔

۱۰۔ مولانا ابو الطیب عطاء اللہ حنیف بھوجیانی (م ۱۴۰۹) کی تعلیقات جو کہ انہوں نے فیض الودود کے نام سے شروع کی تھیں لیکن مکمل نہ کر سکے(۳۴)۔

۱۱۔ مولانا عبد التواب ملتانی (م ۱۳۶۶) کی تعلیقات مسمی عون المعبود (۳۵)۔

۱۲۔ مولانا عبدالجلیل السامرودی کی تعلیقات(۳۶)۔

۱۳۔ مولانا عبداللہ شمس الدین بن شیر محمد کی تعلیقات مسمی کشف الودود(۳۷)۔

۱۴۔ مولانا زبیر علی زئی کا حاشیہ جو کہ زیر طباعت ہے اس میں انہوں نے سنن کی مختصر تشریح اور رجال پر بحث کی ہے۔

ج۔ سنن ابوداوٗد کے مختصرات

۱۔ سنن ابوداوٗد کا سب سے اہم اختصار وہ ہے جو کہ امام منذری (م ۶۰۶) نے کیا ہے، اس میں انہوں نے اسناد حذف کر دی ہیں اور اس طرح ابوداوٗد کے اقوال بھی ذکر نہیں کئے ہیں، ہر حدیث کے بعد صحاح ستہ میں سے دیگر مصنفین نے اگر اس حدیث کو روایت کیا ہے تو ان کا ذکر کیا ہے(۳۸)۔

۲۔ حافظ ابن القیم (م ۸۵۱) نے سنن کی تہذیب کی ہے جس کو حاشیہ کہنا زیادہ بہتر ہے اور اس میں انہوں نے احادیث کی تصحیح، تضعیف اور علل پر بحث کی ہے، لیکن تمام احادیث پر یہ کلام موجود نہیں ہے(۳۹)۔

۳۔ ساتویں صدی کے محمد بن الحسن بن علی البلخی کا اختصار(۴۰)۔

د۔ سنن سے متعلق دیگر علمی خدمات

۱۔ مستخرجات۔ مختلف اصحاب علم نے سنن ابوداؤد کی مستخرجات(۴۱) تحریر کی ہیں۔ ان میں حافظ محمد بن عبدالملک بن ایمن القرطبی (م ۳۳۰)، حافظ قاسم بن اصبغ القرطبی (م ۳۴۰) حافظ ابوبکر احمد بن علی بن منجویہ (م ۴۲۸) کے نام قابل ذکر ہیں(۴۲)۔

۲۔ سنن ابی داؤد کے رجال سے متعلق تصانیف۔ اس میں حافظ ابوعلی الحسین بن محمد الجیانی (م ۴۹۸) اور حافظ محمد بن اسماعیل بن محمد بن خلفون (الازدی (م ۶۳۶) کی کتاب "شیوخ ابی داؤد" محمد بن علی بن قاسم الجذامی کی "کنی المحدثین فی ابی داؤد" اور رفیع الدین بہادر علی الصدیقی، الشکر انوی البہاری (م ۱۳۳۸) کی "رحمتہ الودود علی رجال سنن ابی داؤد" (۴۳) اس کے علاوہ رجال سے متعلق دیگر کتب بھی پائی جاتی ہیں لیکن وہ سب صحاح ستہ کے رجال کے ساتھ مشترک ہیں۔

ھ۔ سنن ابی داؤد سے متعلق جدید علمی خدمات

۱۔ شامی محدث شیخ ناصرالدین الالبانی کی صحیح سنن ابوداؤد، جس میں انہوں نے سند کو مختصر اور ضعیف احادیث کو حذف کر دیا ہے، اس کے بعد شیخ زہیر الشاویش نے ضعیف سنن ابوداؤد مرتب کی ہے جس میں انہوں نے شیخ البانی کی دیگر کتب سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سنن کی بقیہ ضعیف احادیث جمع کر دی ہیں۔

۲۔ المتروکون والمجہولون و مروياتهم فی سنن ابی داؤد۔ جامعہ ام القری مکہ مکرمہ سے ایم اے کا مقالہ جس میں سنن کے متروک اور مجہول راویوں اور ان کی احادیث کی تحقیق کی گئی ہے(۴۴)۔

۳۔ ابوداؤد السجستانی واثرہ فی علم الحدیث۔ جامعہ ام القری میں ایم اے کا مقالہ جس میں امام ابو داؤد کی شخصیت اور ان کا علم حدیث پر اثرات کے موضوع پر بحث کی گئی ہے(۴۵)۔

۴۔ المستخرج لاقوال ابی داؤد۔ اس کتاب میں مولف فالح الشبلی نے امام ابو داؤد کے وہ تمام اقوال جمع کر دیئے ہیں جن کا تعلق جرح و تعدیل سے ہے اور یہ اقوال ان کی سنن اور دیگر کتب سے اخذ کیئے گئے ہیں(۴۶)۔

۵۔ ماسکت عنہ الامام ابو داؤد مما فی اسنادہ ضعیف۔ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے ایم اے کا مقالہ جس میں ان احادیث پر بحث کی گئی ہے جن پر امام ابوداؤد نے

خاموشی اختیار کی ہے اور ان کی سند میں ضعیف راوی پایا جاتا ہے(۴۷)۔

۶۔ حکم ماسکت علیه ابوداؤد۔ مولانا عبدالحمید ازھر نے یہ مقالہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں بی اے کی ڈگری کے حصول کے لئے پیش کیا تھا' جس میں ان احادیث کے حکم کی وضاحت کی ہے جن پر امام ابو داؤد کسی قسم کا کوئی حکم بیان نہیں کرتے (۴۸)۔

۷۔ زبدة المقصود فی حال ما قال ابوداؤد شیخ محمد طاہر الرحیمی المدنی کی تصنیف جس میں انہوں نے امام ابوداؤد کے اقوال کی شرح کی ہے(۴۹)۔

۸۔ شرح کتاب السنة من سنن ابی داؤد۔ جامعہ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ ریاض سے ایم اے کا مقالہ جس میں سنن کی کتاب السنہ کی شرح اور تحقیق کی گئی ہے(۵۰)۔

۹۔ ابوداؤد حیاته و سننه۔ ڈاکٹر محمد لطفی الصباغ کی کتاب جس میں انہوں نے امام ابوداؤد کی شخصیت اور سنن کے بارے میں مفصل بحث کی ہے(۵۱)۔

و۔ سنن ابو داؤد کے اردو اور انگریزی تراجم

پاک و ہند میں اہل علم سنن ابوداؤد کی خدمت میں کسی سے پیچھے نہیں رہے' انہوں نے اس عظیم کتاب کو اردو اور انگریزی میں منتقل کیا' جن حضرات نے اس کے اردو تراجم تیار کیئے ان میں علامہ وحیدالزماں (م ۱۳۳۸)' مولانا عبدالاول' مولوی بدیع الزماں' مولانا عبدالحکیم خان اختر شاہجہاں پوری اور مولانا منظور احمد کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔ ایک ترجمہ میں مولانا سبحان محمود کے تعلیقات اور حواشی بھی شامل ہیں(۵۲)۔ اور اسی طرح ڈاکٹر احمد حسن ٹونکی کو یہ شرف حاصل ہوا کہ انہوں نے اس کتاب کو انگریزی میں منتقل کیا(۵۳)۔

حواشی

۱۔ عبداللہ صالح البراک : امام ابوداؤد السجستانی، ص ۶۷۔

۲۔ مجلہ البحوث الاسلامیہ۔ ادارہ البحوث العلمیہ۔ الریاض، محمد الصباغ، **ابوداؤد حیاتہ و سننہ**، مولانا تقی الدین ندوی مظاہری، محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے۔ مجلس نشریات اسلام۔ کراچی، ص ۲۰۰۔۲۰۲

۳۔ حاجی خلیفہ : **کشف الظنون ۲/۱۰۰۴**۔

۴۔ السیوطی : **المنہاج السوی فی ترجمہ الامام النووی** (ص ۷۴)

۵۔ البراک۔ امام ابو داؤد، ص ۶۸۔

۶۔ حاجی خلیفہ **کشف الظنون**، ۲/۱۰۰۵

۷۔ ابن فہد المکی۔ **لحظ الالحاظ**، ذیل طبقات الحفاظ ص ۱۳۹، والسیوطی ذیل طبقات الحفاظ، ص ۳۶۶، **کشف الظنون ۲/۱۰۰۵**

۸۔ حافظ ابن حجر : **الدررالکامنہ** (۱/۲۴۲)، **کشف الظنون** ۲/۱۰۰۴ ذیل طبقات الحفاظ، ص ۱۹۹

۹۔ السخاوی، **الضوء اللامع** (۶/۱۰۲)، ابن فہد المکی، **لحظ الالحاظ ذیل طبقات الحفاظ**، ص ۱۹۹

۱۰۔ محمد الصباغ : **مجلۃ البحوث الاسلامیہ**، الریاض

۱۱۔ السخاوی، **الضوء اللامع** (۶/۱۰۲)، السیوطی: **ذیل طبقات الحفاظ**، ص ۳۷۶۔

۱۲۔ السخاوی: **الضوء اللامع** (۱/۲۸۵) الشوکانی : **البدر الطالع** (۱/۵۱) ابن العماد : **شذرات الذہب** (۷/۲۴۹) **کشف الظنون** (۲/۱۰۰۵)، **ہدایۃ العارفین**: ۱/۱۲۶، مبارکپوری: **مقدمہ تحفہ الاحوذی**، ص ۱۲۷، ابوالحسن علی ندوی، **مقدمہ بذل المجہود**، ۱/۷، مقدمہ **غایۃ المقصود**، ۱/۴۷، فواد سیزگین: **تاریخ التراث العربی**، ۱/۳۸۳۔

۱۳۔ الحمدللہ امسال۔ جامعہ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ۔ ریاض میں حدیث اور علوم حدیث سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری اعزازی رتبہ کے ساتھ حاصل کی، تحقیق شدہ حصہ **صلاۃ المسافر**، **صلاۃ الخوف**، **صلاۃ التطوع و قیام اللیل** اور **باب قراۃ القرآن** پر مشتمل ہے۔

۱۴۔ فواد سیزگین۔ **تاریخ التراث العربی** (۱/۳۸۴)

۱۵۔ فواد سیزگین۔ **تاریخ التراث العربی** (۱/۳۷۶)، اس کا مطبوعہ نسخہ ادارہ تحقیقات اسلامی کی لائبریری میں موجود ہے۔

۱۶۔ فواد سیزگین۔ **تاریخ التراث العربی** (۱/۳۸۴)

۱۷۔ الزرکلی۔ اعلام ۱۷۸/۳، کحالہ : **معجم المولفین** ۴۹/۴۔

۱۸۔ حال ہی میں ریاض سے یہ نامکمل شرح تین جلدوں میں شائع ہوئی ہے، تحقیق از عزیز شمس اور ابو القاسم الاعظمی

۱۹۔ عبدالرحمن الفریوائی۔ **جهود مخلصه**، ص ۱۲۸۔

۲۰۔ محمد الصباغ، **مجلة البحوث الاسلامیه**، الریاض

۲۱۔ بذل المجهود کا پہلا ایڈیشن، ۱۳۵۴ھ سے قبل شائع ہوا تھا بیس جلدوں میں۔

۲۲۔ پہلی مرتبہ یہ کتاب ۱۳۵۱ میں قاہرہ سے شائع ہوئی۔

۲۳۔ الفریوائی۔ **جهود مخلصة فی خدمة الحدیث النبوی**، ص ۲۱۶۔

۲۴۔ صالح البراک: **امام ابوداؤد السجستانی**، ص ۷۳

۲۵۔ **تاریخ التراث**۔ ۳۸۴/۱۔

۲۶۔ **السخاوی الضوء اللامع**: ۱۳۸/۱، ابن فہد المکی۔ **لحظ الالحاظ**، ص ۳۱۴۔

۲۷۔ عبداللہ البراک۔ امام ابوداؤد السجستانی، ص ۷۳

۲۸۔ عبدالرحمن الفریوائی۔ **جهود مخلصة**، ص ۱۱۶۔

۲۹۔ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۳۴۶ میں کانپور سے شائع ہوا تھا، اور دوسرا ایڈیشن ۱۴۰۰ (۱۹۸۰) میں لاہور سے وفاقی حکومت پاکستان کے زیر نگرانی شائع ہوا۔

۳۰۔ یہ مجموعہ ۱۳۵۶ھ میں دہلی سے شائع ہوا ہے، دیکھئے **الفریوائی جهود مخلصة**، ص ۲۳۴۔

۳۱۔ عبدالحق الحسنی۔ **نزهة الخواطر** (۱۱۴/۸)

۳۲۔ عبداللہ البراک۔ **امام ابوداؤد السجستانی**، ص ۷۳

۳۳۔ عبداللہ البراک۔ **امام ابوداؤد السجستانی**، ص ۷۲

۳۴۔ الفریوائی۔ **جمهود مخلصة**، ص ۳۰۵۔

۳۵۔ محمد مستقیم سلفی۔ اہل حدیث کی **تصنیفی خدمات**، ص ۴۸

۳۶۔ محمد مستقیم سلفی۔ اہل حدیث کی **تصنیفی خدمات**، ص ۶۳

۳۷۔ یہ کتاب لاہور سے ۱۴۰۶ھ (۱۹۸۶) میں شائع ہوئی ہے۔

۳۸۔ پہلی مرتبہ یہ کتاب **غایة المقصود** کے حاشیہ پر دہلی سے ۱۳۰۴ میں شائع ہوئی، اس کے بعد مکمل کتاب حیدر آباد دکن سے ۱۳۴۲ میں شائع ہوئی پھر دہلی سے ۱۸۹۱ء میں، اور پھر قاہرہ سے پھر **معالم السنن** اور **تهذیب ابن القیم** احمد شاکر اور حامد الفقی کی تحقیق کے ساتھ ۸ جلدوں میں شائع ہوئی۔ **بروکلمان تاریخ الادب العربی** ۱۸۸/۳

۳۹۔ یہ کتاب بھی **غایة المقصود** کے حاشیہ پر شائع ہوئی اور اس کے بعد ۱۸۹۱ میں، پھر قاہرہ سے

مختصر سنن ابی داؤد کے حاشیہ پر **معالم السنن** کے ساتھ۔ بروکلمان۔ **تاریخ الادب العربی**' ۳/ ۱۸۸۔

۴۰۔ سیزگین۔ **تاریخ التراث العربی**' ۱/۳۸۷

۴۱۔ مستخرج سے مراد وہ کتاب ہے جس میں مصنف کسی اور مصنف کی احادیث کو اپنی اسناد سے روایت کرتا ہے۔

۴۲۔ ابن الفرضی۔ **تاریخ العلماء و رواۃ العلم بالاندلس**' (۲/۵۲) (۱/۴۰۶)' عبداللہ البراک: الامام ابوداؤد السجستانی' ص ۷۵

۴۳۔ عبداللہ البراک: **الامام ابوداؤد السجستانی**' ص ۷۶-۷۷

۴۴۔ **دلیل الرسائل الجامعیه فی المملکة العربیه السعودیه**' ص ۱۹

۴۵۔ **دلیل الرسائل الجامعیة فی المملکة العربیة السعودیه**' ص ۱۸

۴۶۔ سنہ ۱۴۱۲ میں یہ کتاب **احساء**' سعودی عرب سے شائع ہوئی ہے۔

۴۷۔ **دلیل الرسائل الجامعیه**' ریاض

۴۸۔ الفریوائی' **جهود مخلصه**' ص ۳۱۱

۴۹۔ عبداللہ صالح البراک۔ **الامام ابوداؤد**' ص ۷۳

۵۰۔ اس کتاب کا مقدمہ عبداللہ صالح البراک مولف نے ریاض سے (**امام ابوداؤد السجستانی و کتابه السنن**) کے نام سے شائع کیا۔

۵۱۔ پہلے یہ کتاب مقالے کی صورت میں مجلہ **البحوث الاسلامیه**' ریاض کے پہلے شمارے میں شائع ہو چکی ہے۔

۵۲۔ تفصیل کے لئے دیکھئے۔ محمد نذیر رانجھا۔ احادیث کے اردو تراجم۔

۵۳۔ ڈاکٹر احمد حسن مرحوم ادارہ تحقیقات اسلامی سے وابستہ رہے' اور (۱۴۱۷ھ) ۱۹۹۶ء میں اسلام آباد میں ان کا انتقال ہوا۔

****